مقالات

جناب محمد سمیع اللہ (اسلام آباد)

عمامہ اور اتباعِ سنّت
علمائے کرام سے خصوصی التماس

"عَنْ عُبَادَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَإِنَّهَا سِيْمَاءُ الْمَلٰئِكَةِ وَأَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ۔" (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمامہ (پگڑیاں) باندھنا تم لازم پکڑو کیونکہ یہ فرشتوں کی علامت ہے اور ان کے شملے اپنی پشت کے پیچھے چھوڑ دو۔"

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) "مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ۔" (النساء: ۸۰)

جس نے حکم مانا رسولؐ کا، اس نے حکم مانا اللہ کا۔"

(۲) "وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" (سورۃ الحشر ایت ۷)

اور جو دے تم کو رسولؐ، سو لے لو۔ اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔"

اس عریضہ میں، میں خصوصی طور پر حضورؐ کی بھولی بسری سنّت یعنی عمامہ کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں جو کہ عام مسلمانوں کا کیا کہنا، علمائے کرام تک کی ایک عظیم اکثریت نے ترک کر دی ہے۔ حالانکہ اس پُر آشوب دور میں جب حضورؐ کی سنّتیں مٹ رہی ہیں، ان کو از سرِ نو جاری و ساری کرنا یا زندہ

کرنا تجدیدِ ایمان اور حبِ رسول کا اوّلین تقاضا ہے۔ اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے:

"عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ" (رواه البیهقی فی کتاب الزهد)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے میری سنت کے مطابق عمل کیا، میری امت کے بگڑنے کے وقت" اس کے لیے سو شہید کا ثواب ہے"

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

"مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ" (متفق علیہ)

"جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے"

نیز ارشادِ نبویؐ ہے:

"عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ"

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے لئے اس کے باپ اور اس کی اولاد اور سب آدمیوں کی نسبت زیادہ پیارا ہو جاؤں" (بخاری و مسلم)

عمامہ کا باندھنا سنتِ متواترہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمامہ باندھنے کا حکم اوپر شروع کی حدیث میں نقل کیا گیا ہے؛ چنانچہ ایک اور ارشاد ہے کہ "عمامہ باندھا کرو کہ اس سے حلم میں بڑھ جاؤ گے" (فتح الباری)

عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سنت ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو شملہ دونوں شانوں کے درمیان چھوڑ لیتے تھے۔ اور کبھی

بے شملہ عمامہ باندھتے تھے (شمائل ترمذی) آپؐ عمامہ کا شملہ ایک بالشت کے قریب چھوڑتے۔ شملہ کی مقدار ایک ہاتھ سے زیادہ بھی ثابت ہے عمامہ تقریباً پانچ گز اور بعض روایات میں سات گز ہوتا تھا۔ وصال کے وقت سیاہ عمامہ آپؐ کے سر مبارک پر تھا اور اس کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان تھا (خصائل نبویؐ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ لنگی (تہبند) باندھنے کی تھی۔ پاجامہ کو آپؐ نے پسند فرمایا مگر احادیث میں اس کا پہننا ثابت نہیں ہے۔ آپؐ کا تہبند چار ہاتھ اور ایک بالشت لمبا تھا اور تین ہاتھ اور ایک بالشت چوڑا تھا۔ (شمائل ترمذی)

حضور اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مسلمان کی لنگی آدھی پنڈلی تک ہونی چاہیے اور اس کے نیچے ٹخنوں تک میں بھی مضائقہ نہیں۔ لیکن ٹخنوں سے نیچے جس قدر لنگی (یا شلوار) لٹکے گی وہ آگ میں جلے گی" (بخاری)

حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ آپؐ کا معمول صبح کے کھانے میں سے شام کے لیے بچا کر رکھنے کا نہ تھا۔ نہ شام کے کھانے میں سے صبح کے لیے بچانے کا تھا اور کوئی کپڑا، کرتا، چادر یا لنگی یا جوتا دو عدد نہ تھے۔

سفید لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھا۔ ارشاد گرامی ہے:

"سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ بہت پاک اور پسندیدہ ہیں اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو" (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

مناسب ہو گا کہ سرکاری دفاتر اور تعلیمی اداروں وغیرہ میں سفید رنگ کی یونیفارم یعنی لنگی یا پاجامہ، شلوار، کرتہ اور عمامہ کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ سادگی اور کفایت شعاری کا دور دورہ ہو اور جس کی بدولت حلاوتِ ایمان و حبِّ رسولؐ نصیب ہو۔ اس سے اسلامی تشخص کی نشو ونما میں بھی مدد ملے گی اور تشبّہ بالکفار کا خاتمہ ہو گا کہ حدیث نبویؐ ہے:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" (رواہ احمد وابوداؤد)

"جو شخص کسی قوم کی مشابہت کو اختیار کرے وہ گویا اسی قوم میں سے ہے۔"

ہمارے ہاں سر ڈھانپنے کے لیے دینی اور سماجی حلقوں میں قراقلی ٹوپی (جناح کیپ یا لیاقت کیپ) پہننے کا جو رواج چلا ہے اس میں نہ صرف تصنع ہے بلکہ چمڑے کی صفائی میں کیمیاوی اجزاء کے استعمال سے اس کا پاک ہونا بھی مشتبہ ہے۔ علاوہ ازیں اس میں اسراف کا بھی پہلو ہے کہ اصلی قراقلی ٹوپی فی زمانہ پانچ سو روپے سے کم میں نہیں ملتی۔ علاوہ ازیں قراقلی ٹوپی پہننے میں ظلم کا عنصر پنہاں ہے کہ نرم کھال حاصل کرنے کے لیے بھیڑ بکری کے نوزائیدہ بچے کو ذبح کر دیا جاتا ہے کہ جس کا گوشت بھی کھانے کے لائق نہیں ہوتا! کسی بزرگ نے سچ کہا ہے کہ جب سے قراقلی ٹوپی آئی ہے نمازوں میں خضوع و خشوع باقی نہیں رہا۔

اس لیے اشد ضروری ہے کہ منبر و محراب سے عمامہ کو رواج دینے اور مقبولِ عام بنانے کے لیے خواص و عوام الناس کو اس کا احساس دلایا جائے تاکہ ہمارے معاشرے میں اس کی قدر و منزلت ہو اور اس کی نسبت کسی قومی لیڈر کی بجائے براہِ راست سرورِ کائنات ﷺ سے ہو، جن کے نورانی طریقوں میں ہماری دنیاوی و اخروی کامیابی ہے اور جن کی ایک سنّتِ مطہرہ اپنانے سے دوسری سنتوں کے اپنانے کے راستے کھل جاتے ہیں۔ تجربہ شاہد ہے کہ ڈاڑھی رکھنے اور مونچھیں کٹوانے سے مغربی لباس ترک کرنا اور اسلامی وضع و قطع اختیار کرنا آسان ہو جاتا ہے، دل میں اسلام کی عظمت آ جاتی ہے۔ بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی فکر ہوتی ہے اور طبیعت اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے بچنے کے لیے چوکس ہو جاتی ہے۔

چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے:

"قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ"

(آلِ عمران: ۳۱)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو

تو تم لوگ میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہ معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے اور بڑی عنایت فرمانے والے ہیں" (۳:)

ہمارے لیے مکمل اتباع کا نمونہ حضورؐ کی ذات ہے جس کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر قرآنِ مجید میں ان الفاظ کے ساتھ کر دیا ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا۔"

(الاحزاب: ۲۱)

"درحقیقت تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یومِ آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔"

مرد کے چہرے کی زینت ڈاڑھی سے ہے اور سر کی زینت عمامہ سے ہے دراصل عمامہ سر کا تاج ہے۔ اسے چھوڑنا گویا تاج و تخت سے دستبردار ہونا ہے جو کہ ایک مسلمان کا شیوہ نہیں ہے۔

لہٰذا آئیے آج ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بھولی بسری سنّت کو زندہ کر کے سو شہیدوں کے ثواب کے مستحق بنیں۔

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

درج ذیل ارشادِ نبویؐ پر غور و فکر کی دعوت کے ساتھ یہ عریضہ ختم کرتا ہوں:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قِيلَ وَمَنْ أَبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى۔" (رواہ البخاری)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا، "میری سب امت جنت میں داخل ہو گی مگر جس نے انکار کیا" کہا گیا "کس نے انکار کیا؟" فرمایا "جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی پس اس نے انکار کیا"

آخر میں استدعا ہے کہ اس عریضہ میں پیش کردہ گزارشات اور تبلیغی کلمات کو اپنے مقتدیوں، طلباء اور سامعین تک پہنچائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمل کی توفیق نصیب کریں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء!

شعر و ادب

جناب راسخ عرفانی

روشنی روشنی!

دھندلی دھندلی فضاؤں میں گم ہے نظر، المدد اے خدا روشنی روشنی
گردِ شب نے اڑایا ہے رنگِ سحر، المدد اے خدا روشنی روشنی
نور ڈوبا ہے ظلمت کے سیلاب میں، پڑ گئی ہیں دراڑیں سی مہتاب میں،
کھو گئی دھول میں رہگزر رہگزر، المدد اے خدا روشنی روشنی!
پھیلتا جا رہا ہے دھواں ہی دھواں، اک نیا آسماں ہے تہِ آسماں
گھر کے دھندلا گئے ہیں سارے دیوار و در، المدد اے خدا روشنی روشنی
ماہ و انجم نگاہوں سے اوجھل ہوئے، رتجگوں سے پپوٹے بھی بوجھل ہوئے
تاب کھو بیٹھے ہیں آنسوؤں کے گہر، المدد اے خدا روشنی روشنی!
اپنی ذاتِ مقدس کی پہچان دے، مجھ کو میرِ حرم کا بھی عرفان دے،
میں ہوں نورِ بصیرت کا دریوزہ گر، المدد اے خدا روشنی روشنی
تیرے جود و کرم کی نہیں انتہا، تو جو چاہے تو پتھر سے پھوٹے ضیاء
میرے لفظوں پہ بھی وا ہو بابِ اثر، المدد اے خدا روشنی روشنی
دھیمی دھیمی سی لو تیز تر ہے ہوا، تیری رحمت کا راسخ کو ہے آسرا
مطلقاً بجھ نہ جائے چراغِ بصر، المدد اے خدا روشنی روشنی!